عہد صحابہ اور کتابتِ حدیث النبوی صلی اللہ علیہ وسلم

موجودہ دور میں مستشرقین اور منکرین حدیث دو ایسے گروہ ہیں جو اسلام کی بنیاد پر تیشہ زن ہیں۔ اس ضمن میں ان کا تختہ مشق صرف حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ان کا طریقہ واردات یہ ہے کہ جدید ذہن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی صحت و حجیت کو مشکوک بنا دیا جائے۔ احادیث کے متعلق ان لوگوں نے بہت سے شبہات پیش کئے ہیں۔ جملہ شبہات میں سے ایک شبہ' جس سے جدید ذہن بہت متاثر کیا ہے کہ احادیث آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے عرصہ دراز بعد تحریری شکل میں مرتب کی گئیں۔ قابلِ غور بات یہ ہے کہ جملہ منکرین حدیث اس عرصہ دراز کے تعین پر بھی متفق نہیں ہیں۔ جس کی ایک مختصری جھلک آپ کے سامنے ہے۔

عبداللہ چکڑالوی ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے سینکڑوں برس پیچھے بعض خودغرض لوگوں نے از خود یہ ہزلیات گڑھ لیں'' (مقام حدیث از مولوی محمد علی صفحہ ۵ بحوالہ الزکات والصدقات صفحہ ۱۳' ۱۴)

تمنا عمادی ''تدوین حدیث کا کاروبار پہلی صدی گزرنے کے دو چار برس بعد یعنی دوسری صدی ھ کی ابتداء ہی سے شروع ہو گیا تھا'' (اعجاز القرآن واختلاف قرات از تمنا عمادی صفحہ ۳۲۷)

نیاز فتح پوری: ''احادیث کے نقل و جمع کرنے کا رواج بہت بعد ہوا'' (من و یزداں از نیاز فتح پوری صفحہ ۲۵۳)

خواجہ احمد دین امرتسری: ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فوت ہوئے دو سال کا عرصہ گزر جائے۔'' (تسہیل برھان القران از خواجہ احمد دین امرتسری صفحہ ۲۰۹)

مسٹر پرویز: ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دواڑھائی سو سال بعد بعض حضرات نے انفرادی طور پر ان اقوال کو جمع و مرتب کیا جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا جاتا تھا'' (ختم نبوت و تحریک احمدیت از پرویز صفحہ ۷)

حالانکہ جب سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کریں تو یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ ہر صحابی رضی اللہ عنہ حدیثِ نبوی کا والا و شیدا ہے۔ ذیل میں صرف ان صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے اسمائے گرامی نقل کئے جا رہے ہیں۔ جن کی تحریریں سرد و گرمِ دوراں سے ہنوز محفوظ ہیں اور کتب احادیث کی زینت ہیں۔ جو زبان حال سے ان منکرین حدیث کے اس دعوے کی قلعی کھولا چاہتی ہیں۔

اذا تتك مزمتي من ناقص فهي الشهادة لي باني كامل

جس وقت اسلام کا ظہور ہوا قریش مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جان نثاران کو ہجرت پر مجبور کیا۔ مؤخرین کے مطابق مکہ مکرمہ میں صرف سترہ (۱۷) آدمی لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ یاد رہے کہ ان ایام میں مکہ مکرمہ جزیرۃ العرب کا اہم ترین اور مہذب ترین شہر تھا۔ اگر وہاں تحریر و تقریر کی یہ حالت ہے تو بقیہ عرب کا اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی علم بینی اور قدر دانی ہی کا ثمرہ ہے کہ دس برس کی قلیل مدت میں باون (۵۲) افراد ایسے ملتے ہیں جنہوں نے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو حیطہ تحریر میں داخل کر کے بقائے دوام اور شہرت عام حاصل کی

ابوامامہ رضی اللہ عنہ الباہلی' صدی بن عجلان
۸۱ھ/۷۰۰' ۷۰۱ء

ابوایوب رضی اللہ عنہ انصاری' خالد بن زید
۵۱ھ/۱۸ جنوری ۶۷۱ء

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
۱۳۱ھ/۱۲ اگست ۶۳۴ء

ابوبکر الثقفی رضی اللہ عنہ نفیع بن مسرح
۵۱ھ/۶۷۱ء

ابورافع رضی اللہ عنہ مولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۴۰ھ/۶۶۱_۶۶۰ء

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ
۷۴ھ/۱۱ جولائی ۶۹۳ء

ابوشاہ رضی اللہ عنہ (ایک یمنی آدمی)

ابوموسیٰ الاشعری' عبداللہ بن قیس
۴۲ھ/۶۶۳_۶۶۲ء

ابوہریرہ الدوسی رضی اللہ عنہ' عبدالرحمن بن صخر
۵۹ھ/۶۷۹_۶۷۸ء

ابوہند الداری رضی اللہ عنہ

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
۲۲ھ/۲۳ اگست ۶۴۲ء

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ
۴۰ھ/۶۶۱_۶۶۰ء

اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ

انس رضی اللہ عنہ بن مالک

۹۳ھ/۱۳مئی ۷۱۲ء

البراء بن عازب

۷۲ھ/۲۵مارچ ۶۹۲ء

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

۷۴ھ/۶۹۴_۶۹۳ء

جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرا رضی اللہ عنہ

۷۸ھ/۶۹۸_۶۹۷ء

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۵۴ھ/۶۷۴_۶۷۳ء

حسن بن علیؓ

۴۹ھ/۱۹اپریل ۶۶۹ء

رافع بن خدیج الانصاری رضی اللہ عنہ

۷۴ھ/۶۹۴_۶۹۳ء

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

۶۶ھ/۶۸۶_۶۸۵ء

زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ

۴۵ھ/۱۷ستمبر ۶۶۵ء

سبیعہ الاسلمیہ رضی اللہ عنہ

سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ

۱۵ھ/۱۹اگست ۶۳۶ء

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

۳۲ھ/۶۵۳_۶۵۲ء

السائب رضی اللہ عنہ بن یزید

۹۲ھ/۷۱۱_۷۱۰ء

سمرہ رضی اللہ عنہا بن جندب

۵۹ھ/۶۷۹_۶۷۸ء

سہل بن ساعدی انصاری

۹۱ھ/۳جولائی ۷۱۰ء

شداد بن اوس بن ثابت انصاری

۵۸ھ/۶۷۸_۶۷۷ء

شمعون الارزدی انصاری رضی اللہ عنہ

ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ

ضحاک بن قیس الکلابی رضی اللہ عنہ

۶۵ھ/۶۸۵_۶۸۴ء

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۵۸ھ/۶۷۸_۶۷۷ء

عبداللہ بن ابی اوفی کوفی رضی اللہ عنہ

۸۶ھ/۲۴اکتوبر ۷۰۵ء

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

۷۳ھ/۱۸ستمبر ۶۹۲ء

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

۶۸ھ/۱۵اکتوبر ۶۸۷ء

عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

۷۴ھ/۱۳مئی ۶۹۳ء

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ

۶۳ھ/۶۸۳_۶۸۲ء

عبداللہ بن مسعود الہذلی رضی اللہ عنہ

۳۲ھ/۵مئی ۶۵۳ھ

عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ

علی رضی اللہ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۴۰ھ/۸جنوری ۶۶۱ء

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

۲۳ھ/۱۶اکتوبر ۶۴۱ء

عمرو بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ

۵۰ھ/۶۷۰ء

فاطمۃ الزہراء بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۱ھ/۲۲اکتوبر ۶۳۲ء

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ

محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ

۴۶ھ/۶۶۷_۶۶۶ء

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۱۸ھ/۱۲مارچ ۶۳۹ء

معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ

۶۰ھ/۷اپریل ۶۸۰ء

مغیرۃ بن شعبہ

۵۰ھ/۲۴اگست ۶۷۰ء

ام المومنین میمونہ بنت الحارث الہلالیہ رضی اللہ عنہ

۵۱ھ/۶۳۱ء

نعمان بن بشیر انصاری رضی اللہ عنہ

۶۵ھ/۶۸۵_۶۸۴ء

واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ

۸۳ھ/۷۰۲ء

(دراسات فی الحدیث النبوی' ڈاکٹر محمد مصطفی اعظمی صفحہ۹۲تا۱۴۲ملخص)

مذکورہ بالا باون صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین اس بات کی علمی شہادت ہیں کہ احادیث کی تحریر دور نبوت ہی میں شروع ہوگئی تھی۔ اس سلسلہ تحریر کی آخری کڑی جناب انس بن مالک (م۹۳ھ) ہیں۔ تو معلوم یہ ہوا کہ پہلی صدی ہجری کے اختتام سے سات برس قبل ہی پورا ذخیرہ احادیث کتابی شکل میں امت کے پاس موجود تھا۔

اس دعوے کی دلیل مسٹر غلام احمد پرویز کے پیرو مرشد جناب ڈاکٹر غلام جیلانی برق کے اس خط سے بھی ملتی ہے جو موصوف نے 16-5-1971 کو تفہیم اسلام کے مصنف کے نام لکھا تھا۔

مسٹر غلام جیلانی برق لکھتے ہیں کہ ''میں نے اس کی تلافی۔تو کر دی ہے کہ تاریخ تدوین حدیث لکھ کر یہ ثابت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نور کی حیاتِ مبارکہ ہی میں تقریباً چالیس ہزار احادیث ضبط ہو چکی تھیں''۔ (تفہیم اسلام صفحہ ۵۷۸)

منکرین حدیث کا دعویٰ مذکورہ بالا حقائق کے تناظر میں نقش بر آب کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆